فرنٹ کور

کہاں کا اِنصاف ہے؟

سَانِحہ گوجرَہ

اِز: نوید ملک

کہاں کا اِنصاف ہے؟

سانحہ گوجرہ

خیالِ مُصنّف:

اگر چہ مجھے کئی کتب تحریر کرنے اور بے شمار کتب کے تراجم کرنے کا اعزاز حاصل ہوا اور کئی کُتب کے اداریئے بھی لکھے لیکن ایک حقیقت کا اظہار کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ جب بھی میں نے بذاتِ خود کسی مضمون پر قلم اُٹھانا چاہا تو میں نہیں لکھ پایا لیکن جب خُدا نے بوجھ دیا تو پھر الفاظ کے موتیوں کا سمندر بہتا رہا اور میں سطورِ قرطاسِ ابیض پر الفاظ کی مالا پروتا چلا گیا اور کافی عرصہ کے بعد مجھے خُداوند کی طرف سے اِس کتابچہ پر قلم اُٹھانے کا بوجھ مِلا۔ اپنوں اور غیروں کے آتشین تیروں کے زخموں کی شدتِ درد سے چلنا بھی میرے لئے محال ہے پھر بھی خُداوند نے فرمایا کہ ''بیٹا بھلا لاکھ نخرے اور بہانے کرے، یہ جؤا تجھے اُٹھانا ہی پڑے گا۔ میں تجھے اِس کام کیلئے اِستعمال کروں گا۔ خُداوند نے فرمایا کہ میرے بندہ موسیٰ کیلئے بھی رکاوٹیں تھیں لیکن میں نے اُسے اِستعمال کیا، میرا بندہ یرمیاہ بچہ تھا اور میں نے اُسے چُنا اور اِستعمال بھی کیا، میرا بندہ عاموس، گلّے کے پیچھے پیچھے جارہا تھا تو میں نے اُس کو لیا، متّی، پطرس، یعقوب و یوحنا غرضیکہ سب کے سب ایسے ہی تھے، کوئی بھی اس لائق نہیں تھا لیکن میں نے اُنہیں اس لائق کیا اور اِستعمال بھی کیا۔ پس تُو اپنی زِندگی کا ریموٹ مجھے دے دے تو پھر دیکھ کہ میں تجھے کیسے اِستعمال کرتا ہوں''۔

چنانچہ میں نے آج ۲۰، اگست ۲۰۰۹ء کو ہار مان لی اور خُداوند سے کہا ''خُداوند! فرما کہ میں تیری آواز سُنتا ہوں''۔ چنانچہ یہ پیغام ہر فردِ بشر اور بالخصوص اہلِ کلیسیاء کیلئے ہے تاکہ ہم جانیں کہ کہاں پر کھڑے ہیں اور جو کُچھ ہم کررہے ہیں وہ کہاں تک کتابِ مقدس کے مطابق ہے۔ ہم جو صلیب والے ہیں، پھر کیوں پھولوں کی توقع کرتے ہیں اور ہم کونسی جنّت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ۲۰۰۹ء میں کلیسیاء کیلئے میں خُداوند کی آواز ہوں۔ میری کُتب، میری وِڈیوز اور میرے لیکچرز اور وعظوں کو بہت سراہا گیا اور سراہا جا بھی رہا ہے۔ میرا کوئی ایسا دعویٰ نہیں کہ میں کوئی نبی ہوں، یا خُدا مُجھ سے ہی بات کرتا ہے اور میں ہی ایلیاہ کی طرح اکیلا بچا ہوں۔ ایسا کوئی دعویٰ نہیں بلکہ میں تو خُدامِ دین کا خادِم ہوں بشرطیکہ وہ دو نمبر نہ ہوں۔ خُدا نے ہر زمانہ میں دو نمبر خادموں یا رہنماؤں کی دُکھتی رَگ پر ہاتھ رکھا اور جو بھی خُدا کی آواز بنا اُسے سُولیوں پر سسک سسک کر جان دینا پڑی یہاں تک منہ میں پانی ڈالنے والا بھی کوئی نہ مِلا۔ چنانچہ میں بھی اُسی لہو کے دریا میں بہنے اور شہدا کے آسمانی سمندر میں جا ملنے کیلئے تیار ہوں۔ میری دُعا ہے کہ اِس کتابچہ کا ہر ایک لفظ خُداوند کی طرف سے اور اُس کی بادشاہی کی وُسعت کا سبب ٹھہرے۔ آمین۔

نوید ملک

www.newlifeinstitute.org

حقیقت کیا ھے ؟

سانحہ گوجرہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے بیشتر دُنیا اَب واقف ہو ہی گئی ہے۔ نہتے مسیحیوں کی آبادی پر جدید اسلحہ کے ذریعے گولیوں کی بارش، گلیاں بند کر کے سرِ عام اَسلحہ کے زور پر بھنگڑا ڈالنا، ہماری مسیحی ماؤں اور بہنوں کے دوپٹے کھینچنا اور اُنہیں بے آبرو کرنا، معصوم مسیحیوں کو کافر کہہ کر اُن کے خلاف مساجد سے لوڈ اسپیکر زپر علمائے اِسلام کا جہاد کی رَٹ لگانا اور اُنہیں جوش دِلانا کہ اللہ اکبر کہہ کر اینٹ سے اینٹ بجا دو، مسیحیوں کو اُن ہی کی محنت اور خون پسینے کی کمائی سے بنے ہوئے گھروندوں سے کھینچ کھینچ کر باہر نکالنا اور اُن کے غربت و اَفلاس میں بنائے گئے سامانِ زیست کو اَعلانیہ نذرِ آتش کرنا، مسیحی عبادت گاہوں کی بے حُرمتی اور آتشین مادہ پھینک کر اُن کو جلا ڈالنا، بائبل مُقدس کی سینکڑوں جِلدوں کا فضا میں پھینک کر قہقے مارنا، مسیحیوں کے جانوروں کو بھی نذرِ آتش کرنا اور مسیحیوں کو گھروں میں باندھ کر تیل چھڑک کر اُنہیں زِندہ جلا ڈالنا اور یہاں تک کہ زخمی مسیحیوں پر ہسپتالوں میں بھی جا کر حملے کرنا کہاں کا اِنصاف ہے؟ صد ہا افسوس کہ حکومتی عملہ بھی اِتنا کمزور کے دو گھنٹے بعد بھی جائے واردات پر نہ پہنچ پایا۔ اور جب جنونی دوبارہ علماءِ اسلام کے اعلان کرنے پر کہ اَب بس کر دو، صفایا ہو گیا وہاں سے گئے تو پھر پولیس کا عملہ وہاں داخل ہوا۔ افسوس صد ہا افسوس!

حقیقت تو یہ ہے کہ اِن بیچارے مسیحیوں پر جن باتوں کا الزام ہے وہ بھی غلط اور بے بنیاد ہے اور اِس کا کسی بھی طرح کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ ہم مسیحی علماء اہلِ کلیسیاء کو کبھی بھی نہیں کہتے کہ دُوسروں کے مذاہب کے برخلاف کفر بولو یا کیچ اُچھالو۔ ہم اور ہمارے لوگ اِسلام اور اِسلام کے پیروکاروں کی عزت کرتے ہیں اور قرآنِ حکیم اور حضرتِ محمد صلعم کا بھی احترام کرتے ہیں۔ کوئی بھی سمجھدار اور دانش مند مسیحی اِسلام کے برخلاف ایسی حرکت کبھی نہیں کرے گا۔ ذاکر نائک کب سے ہمارے ایمان کے برخلاف پیس ٹی وی سے بول رہا ہے جبکہ پیس کی کوئی بات نہیں کر رہا، ماسوا نفرتوں اور کدُورتوں کو جنم دینے کے، لیکن ہم پھر بھی اُس کی رُوحانی آنکھوں کے کُھل جانے کیلئے دُعا کرتے ہیں، بددُعا کبھی نہیں کرتے۔ ہماری طرف سے اِجازت ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی نازیبا حرکت کرتا ہے تو آپ قانون کو اپنے ہاتھوں میں نہ لیں بلکہ ایسے شخص کو قانون کے حوالہ کریں اور ثبوت مہیا کریں کہ اِس نے ایسا کیا۔ اگر قابلِ معافی ہے تو معاف کریں ورنہ قانون کا سہارا لیں مگر افسوس کہ قانون بھی تو آپ ہی کا ہے۔

دُنیا کے نقشہ پر پاکستان:

میرے مسلمان دوستو! کیا آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کے وجود میں آنے کیلئے مسیحیوں کا کیا کردار ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ پاکستان ہمارے تین مسیحی ووٹوں سے بنا؟ اِن تین ووٹروں کے نام، دیوان بہادر ایس پی سنگھا، کے ایل رلیا رام اور سی ای گبن اس سرزمین کے اہم ستون تھے؟ اگر مسیحی قائدین اپنا ووٹ پاکستان کے حق میں نہ دیتے تو پاکستان کا نقشہ کچھ اور ہی ہوتا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء، ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں میں کتنے مسیحی سپاہیوں و جاں نثاروں نے اَپنے وطنِ عزیز پاکستان کیلئے اَپنے لہو کا نذرانہ پیش کیا؟ کاش کہ آپ کو معلوم ہوتا لیکن لگتا ہے کہ نہیں معلوم۔ مناسب ہوگا کہ پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کی اُن ماؤں سے پوچھیں جن کے جگر کے ٹکڑے بھارتی افواج نے پاکستان کی سرحدوں پر گولیوں سے بھون دیئے۔ اُن بہنوں سے پوچھیں جن کے سر پر ہاتھ رکھنے والے اور اُن کی ڈولیاں اُٹھانے والے بھائی اب دَرگور ہیں۔ اُن بیویوں سے پوچھیں جن کے سہاگ اُجڑ گئے اور اُن یتیموں سے پوچھیں جنھوں نے اَپنے باپ کے پیار اور اُس کی گود کا تجربہ نہیں کیا۔ دَھرتی آج بھی اُن کے کارہائے نمایاں کو یاد کر کر کے اَشک بہاتی ہے۔

پاکستان میں جہاں کہیں کوئی اِلٰہی آفت ٹوٹتی ہے تو پاکستانی مسیحی سب سے پہلے وہاں ہوتے ہیں۔ پاکستان کے شعبہ طب میں مسیحی لوگ ہی نسلِ اِنسانی کی خدمت کرتے ہیں اور وہ نہیں دیکھتے کہ کوئی مسیحی ہے یا ہندو ہے یا مسلمان ہے۔ وہ مسلمان مریضوں کا پیشاب ہی کیا پاخانہ بھی صاف کرتے ہیں پھر بھی اِس خِدمت کے عوض اُنہیں معاوضہ نہیں مِلتا۔ کئی غریب مسیحی شہری آبادیوں میں گندے نالوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جہاں اُن کے پاس چھوٹے چھوٹے کمروں پر مشتمل گھر ہیں۔ وہ خود ایسی جگہ پر رہتے ہیں لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان کے شہریوں کے گند کو وہ صاف کرتے ہیں۔ ہر دَور میں مسیحی لوگ اَپنے ہی گھر پاکستان میں تختہ مشق بنے اور حالات کا دھارا کُچھ یوں بہتا ہے کہ لگتا ہے وہ اِس ٹکٹکی پر چڑھے ہی رہیں گے۔

بے اِنصافی کیوں؟

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آخر اِس کے پیچھے کیا وجہ ہے کہ ہم مسیحیوں کو ثانوی یا دَرجہ دُوم کے شہری تصور کیا جاتا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو مسیحی ہونے کے سبب سے ملازمتوں سے برطرف کر دیا جاتا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ہمارے بچوں کو جیسے ڈاکو گن پوائنٹ پر زبردستی موبائل چھینتے ہیں ویسے ہی اُنہیں مسلمان ہو جانے کی دعوتیں دی جاتی ہیں ورنہ جان سے مار ڈالنے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ ہماری مسیحی بیٹیوں کو دامِ محبت میں پھنسا کر جھانسے سے، اُنہیں مسلمان کرکے، اُن کی عزت و ناموس سے کھیل کر اُنہیں گھر سے باہر دھکیل دیا جاتا ہے جب کہ اُن کے پاس اَب ماسوا گلے میں رَسّی باندھ کر خودکشی کرنے کے اور کوئی راستہ نہیں ہوتا؟ کیا وجہ ہے کہ توہینِ

رسالت جیسے قوانین میں ہمیں لپیٹ کر گولی ماردی جاتی ہے اور ہمیں صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا جاتا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ہمیں امریکہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے جب کہ ہم محنت یہاں کرتے، خون پسینے کی کمائی کھاتے اور اسی سرزمین کے سینہ پر پلتے ہیں، پاکستان زندہ باد کے نعرے لگاتے اور پاکستان کی خوشحالی اور سلامتی کیلئے دُعائے خیر مانگتے ہیں۔ ہمارا امریکہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ پاکستان سے ہے جہاں ہم ہل اور ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

میرے مسلمان دوستو! یہ اسلامی تعلیم نہیں ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دُوسرے محفوظ رہیں۔ میں اپنے مسلمان دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ خُدارا اِس طرح کی نفرت کا بیج نہ بیجیں۔ اگر کسی کو مسلمان کرنا ہے تو محبت کے عملی نمونہ سے کریں ڈنڈے کے زور سے نہ کریں۔ ہمارے ایمان کے برخلاف ٹی وی اور مساجد سے بولنے اور کتب لکھنے کے بجائے محبت کا درس دیں تو وہ جو مسلمان نہیں وہ خود بخود آپ کی طرف کھنچے چلے آئینگے۔ طریقہ کار میں تبدیلی لائیں اور چراغ کو جلانے کیلئے کڑوے بیج کا نہیں بلکہ محبت کا تیل ڈالیں۔

ہمیں افسوس ہے امریکہ ذرا سا ہلتا بھی ہے تو ہماری شامت آجاتی ہے۔ کیوں؟ اگر ڈنمارک نے گھنونی حرکت کی تو نزلہ ہم پاکستانی مسیحیوں پر گرا، کیوں؟ ہم نے اِس حرکت کی برملا مذمت کی اور آئندہ بھی کریں گے۔ ہم اسلام کے خلاف یا نبی کریم صلعم کی توہین کے برخلاف مذمت کرنے میں مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ کوئی بھی حقیقی مسیحی خواہ اُس کا تعلق دُنیا کے کسی ہی کونے سے کیوں نہ ہو ایسی غلط حرکت کبھی نہیں کرے گا۔ لیکن افسوس کہ کرتا کوئی اور ہے اور ہماری بستیوں کی بستیاں جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دی جاتی، گرجا گھر جلا دئے جاتے اور بائبل مُقدس کی نقول کو جلا دیا جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟۔ اس طرح کے واقعات کے گواہان آج بھی شانتی نگر میں موجود ہیں، بہاولپور چرچ میں مارے جانے والے مسیحی لوگوں کی تاریخ منہ بولتا ثبوت ہے۔

جھیکا گلی مری ''مری کرسچن اسکول پر حملہ'' ٹیکسلا ہسپتال پر حملہ، قصور میں ایک مسیحی بستی بنام کوریاں، کراچی میں ایک مسیحی آبادی بنام ''خُدا کی بستی'' اور گوجرہ میں ہونے والے مظالم کس کی تصویر پیش کرتے ہیں اور ایسے حملے کرنے والوں کا تعلق خواہ جس ہی مذہب سے تھا اُنہوں نے اپنے مذہب کے نام پر کیا نوشتہ دیوار لکھا کہ جسے ساری دُنیا پڑھ رہی ہے؟

کیا وجہ ہے کہ ہمارے پاکستانی پاسپورٹ کو پھینک دیا جاتا اور ہمیں ویزے گرانٹ نہیں کئے جاتے؟ شاید ہماری اِن حرکتوں کے سبب سے ہی ایسا ہے۔ یہ کرسچن اور مسلمان کی بات نہیں بلکہ میں نے خود دومرتبہ امریکہ کے ویزے کیلئے درخواست دی لیکن مجھے نہیں دیا گیا اس لئے کہ میں پاکستانی ہوں۔ کیا وجہ ہے کہ بہت سے پاکستانی مُلک چھوڑ کر ایسے ممالک کی طرف رُخ کر رہے ہیں جہاں وہ سکھ کا سانس لے

سکیں؟ کیوں یہاں پر ہر شخص پریشان ہے؟ کیا وجہ ہے رشوت ستانی کے سبب سے پاکستان میں سب کُچھ ممکن ہے۔کیا وجہ ہے کہ بنگالی اور افغانی بھی پاکستانی شناختی کارڈ اور پاسپورٹ رکھتے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ شراب کے پرمٹ ہمارے نام پر جاری کئے جاتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں جائز نہیں۔مسیحی سارا دِن جھاڑو لگا کر شام کو ۵۰۰، یا ۱۰۰۰ روپے کی کُپّی تو نہیں پی سکتے۔کون پیتا ہے؟ ذرا کسی وائن شاپ کے باہر کھڑے ہو کر تجربہ سے معلوم کریں کہ وہ کون ہیں۔

پاکستانی مسیحیوں کا کردار:

اہلِ کلیسیاء کے خلاف جو کُچھ بھی ہوا، ہو رہا ہے یا ہوگا، ہم پُر امن رہے اور آئندہ بھی رہیں گے۔ہم نے کوئی گاڑیاں نہیں جلائیں، ہم نے کسی مسلمان بستی کو نہیں جلایا اور نہ ہی ہم ایسا کریں گے کیونکہ یہ تعلیمات المسیح نہیں ہیں۔ہم کیا کرتے ہیں؟ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہم مسیحی ایسے حالات میں کیا کرتے ہیں، ذرا توجہ مطلوب ہے۔

کراچی تا خیبر ہمارے مذہبی رہنماؤں نے دُعائیہ تحریکیں شروع کی ہوئی ہیں جہاں پر وہ روزہ رکھ کر ملک کی بحالی، حکومتِ پاکستان، لعنتوں کے خاتمے اور مُلک میں امن و امان کے برقرار رہنے کیلئے دُعا کرتے ہیں۔ہم عالمِ اِسلام کیلئے دُعا کرتے ہیں۔ہم حکومتِ پاکستان اور سیاسی پارٹیوں کیلئے بھی دُعا کرتے ہیں۔ہم ملک سے غُربت و افلاس و دہشت گردی کے دُور ہو جانے کیلئے دُعا کرتے ہیں۔ہم ساری دُنیا میں امن چاہتے ہیں۔ہماری جماعتوں میں ملک کی سلامتی کیلئے دُعائیں ہوتی ہیں۔میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے گرجا گھروں میں کسی ملک یا شخصیت یا مذہب کے برخلاف کبھی بھی اور میں ایک بار پھر سے کہوں گا کہ کبھی بھی بد دُعا نہیں ہوتی اور نہ ہی ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا ابھی تک قائم رہنا مسیحی لوگوں کی دُعا کا نتیجہ ہے ورنہ کب کے ہم دُنیا کے نقشے سے حرفِ غلط کی طرح مِٹ چکے ہوتے۔

کیا تُم بھول گئے؟

اَب میں اہلِ کلیسیاء سے مخاطب ہوں۔کیا آپ نہیں جانتے کہ جن قوانین کے تبدیل ہو جانے کیلئے ہم دُعا کرتے ہیں وہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ابتدائے زمانہ ہی سے تھے؟ آسترو دانی ایل کی کتب کا پھر سے مطالعہ کریں اور تعلیمات المسیح کی پھر سے نظر ثانی کریں۔خُداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ جو کوئی میرے پیچھے آنا چاہے وہ اپنی صلیب اُٹھائے۔اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ لکڑی، چاندی یا سونے کی صلیب بنا کر گلے میں یا گاڑی میں لٹکائیں۔صلیب کا کہیں بھی اِس طور پر لٹکانے کا کلامِ مُقدس میں ذکر نہیں ملتا۔لیکن میں اِس کے برخلاف بھی نہیں ہوں۔صلیب ہمارا ایمان نہیں ہے بلکہ نشان ہے اور صلیب ہماری جسمانی طور پر پہچان ہے۔ایک مسیحی کی حقیقی پہچان مسیح اور پھر رُوح کا پھل ہے۔صلیب پر نہیں بلکہ صلیب کے پیغام پر ایمان لانے سے نجات ہے۔صلیب نہیں بچاتی بلکہ صلیب والا بچاتا ہے۔صلیب پہنے

والے ضروری نہیں کہ حقیقی مسیحی بھی ہوں۔ ڈِسکو کرنے والے بھی صلیب پہنتے ہیں جو اُن کیلئے فیشن ہے اور اُن کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔

جب مسیح خُداوند نے صلیب اُٹھانے کی بات کی تو اِس سے مراد یہ تھی کہ میں تمہیں آگاہ کر رہا ہوں کہ جس طور پر میں صلیب پر دُکھ سہتا ہوں تُم بھی سہو۔ آپ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ دُنیا والے میرے سبب سے تُم سے عداوت رکھیں گے اور لعن طعن کرینگے اور ہر طرح کی بُری بات تمہاری بابت کہیں گے یہاں تک کہ تُم کو عدالتوں میں بھی پیش کریں گے اور بہتیرے مارے بھی جائینگے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مُجھ ہرے درخت کیساتھ ایسا ہوا تو تُم سوکھے کیساتھ کیوں نہ ہوگا۔

مبارک ہیں وہ مسیحی جو مسیح کی خاطر اور مسیحی ایمان کے سبب سے ستائے جاتے ہیں کیونکہ زندگی کا تاج بھی تو اُن ہی کو ملے گا جو آخر دم تک برداشت کرے گا۔ مسیحیوں کیساتھ ایسا ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے اور ہمیں مسیح کی تعلیمات کو بھولنا نہیں بلکہ یاد رکھنا چاہئے۔ اگر ہم آگاہ نہ ہوتے تو الگ بات ہے لیکن چونکہ ہم آگاہ ہیں اس لئے ہمیں کسی طرح کی کوئی مزاحمت کرنے یا محاذ کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسیحی تاریخ:

ہمارا دِل گوجرہ کے اِس حادثے کے سبب سے خون کے آنسو روتا ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ یہ ہمارے **ملک** پر ایک بدنما دَھبہ ہے۔ ہم نے اَپنے ہی چہرے پر طمانچہ مارا اور ایک اور دَھبہ لگا دیا۔ گوجرہ کے مسیحی بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ہم بہت افسردہ ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ مسیحا اُن کے زخموں کیلئے روغنِ بلسان بن جائے۔ ہمارا تعاون آپ کے ساتھ ہے۔ لیکن تصویر کا دُوسرا رُخ بھی ضرور دیکھیں۔

کلیسیاء والو! آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ مسیحا نے ہم سے کسی کمفرٹ زون **Comfort Zone** کا وعدہ نہیں کیا۔ ابتدائے زمانہ سے ہی مسیحی مظالم کی چکی میں پستے چلے آ رہے ہیں۔ ابتدائی صدی عیسوی میں رُومی نیرو نے مسیحیوں کے ساتھ کیا کیا؟ دیو قلیطان نے کیا کیا؟ طِطس جرنیل نے کیا کیا؟ اگر ممکن ہو تو ''عربستان میں مسیحیت''، ''شہیدانِ کارتھج'' اور ''شہیدانِ رُوم'' پڑھیں تو آپ کو سمجھ لگ جائے گی۔ آپ کے رَونگٹے کھڑے ہو جائینگے کہ کیسے مسیحیوں کے خون کی ہولی کھیلی جاتی رہی۔ مسیحیوں کو ہر زمانے میں اَپنے ایمان کی خاطر قربانیاں دینا پڑیں کیونکہ قربان ہونے والا اُن سے قربانی مانگتا بھی ہے۔

مسیحی تاریخ بتاتی ہے کہ رُومی تاریخ میں ابتدائی مسیحیوں پر اِس قدر مظالم ڈھائے گئے کہ اُنہیں جانوروں کی کھالوں میں سی کر کڑکتی دھوپ میں ڈال دیا جاتا اور جوں جوں کھال سُوکھتی مسیحیوں کی ہڈیاں ٹُوٹتی چلی جاتی تھیں۔ کیلوں والی لوہے کی چادروں پر لٹا کر مسیحیوں پر وزن ڈالا

جاتا تھا۔ رُومی اسٹیڈیم اِس بات کی شہادت پیش کرتے ہیں کہ مسیحیوں کو بھوکے درِندوں کے آگے ڈالا جاتا اور وہ اُن کی ہڈی پسلی ایک کر دیتے اور یہ رُومی شہنشاہوں اور رُومی رعایا کیلئے تماشا ہوتا تھا۔ پولیکارپؔ جیسے کلیسیائی بزرگوں کو لکڑی کی بلّیوں سے باندھ کر نذرِ آتش کر دیا جاتا تھا۔ یوحنا عارف سے متعلق روایت ہے کہ جس طرح آپ اُبلتے ہوئے کڑاہ میں مچھلی فرائی کرتے ہیں اسی طرح اُس مسیحی بزرگ کو بھی فرائی کیا گیا۔ مسیحیوں کو کاٹھ میں ٹھونکا جاتا اور کال کوٹھڑی میں پھینک دیا جاتا تھا۔ رسُولوں کے اعمال کی کتاب میں یوحناؔ اور یعقوبؔ جیسے بزرگوں کے سرتن سے جُدا کر دیئے گئے۔ ستفنسؔ جیسے غیور خادموں کو سنگسار کیا گیا اور پطرسؔ جیسے جوش سے بھرے ہوئے خادموں کو اُلٹی سولی پر لٹکا کر شہید کر دیا گیا۔ لہٰذا اس حقیقت کو پلّے باندھ لیں کہ مسیحی زِندگی پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کی شاہراہ ہے۔

شہیدوں کا خون ہی کلیسیاء کا بیج ہے۔ جس کسی مُلک میں بیداری آئی اُس بیداری کے پیچھے اُس مُلک میں ایذا رسانی نظر آتی ہے۔ کلیسیاء شہداء کے خون پر بنی ہے۔ اور میں اُن شہداء کو سلام عقیدت پیش کرتا ہوں کیونکہ اُن ہی کی وجہ سے تو خوشخبری کا کلام ہم تک پہنچا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کا مسیحی خون دینے والا نہیں بلکہ چُوریاں کھانے والا ہے۔ ہم آرام طلب مسیحی آرام چاہتے ہیں لیکن آرام تو اصل میں ہمیں آسمان پر ہی خُدا کی حضوری میں مِلے گا۔ جس حقیقت سے میں پردہ کُشائی کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے مسیحی بھائیوں بہنوں کیساتھ جو کُچھ ہوا اُس کا ہمیں بہت افسوس ہے اور دِل خون کے آنسو روتا ہے۔ کاش کہ ایسا نہ ہوتا۔ حکومت نے کُچھ خاندانوں کو کُچھ رُوپیہ دے کر منہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن جو زخم لگائے وہ نوٹوں سے نہیں بھرتے۔

ایک ٹی وی پروگرام:

ایک مرتبہ مجھے اِنڈس ٹیلی ویژن والوں نے اِنٹرویو کیلئے بلایا اور اُس وقت رسول اللہ صلعم کے کارٹونوں والا ایشو زیرِ بحث تھا۔ شازیہ مری میزبان تھیں۔ کارٹون ڈنمارک میں کسی نے اپنی بیہودہ حرکت کے سبب سے بنائے اور سکھر میں مسیحی گرجا گھر جلا دیئے گئے۔ میں نے کہا کہ ہم پاکستانی مسیحی اِس گھنونے فعل کی مذمت کرتے ہیں اور ایسا شخص مسیحی نہیں ہوسکتا جس نے ایسی حرکت کی ہے۔ ویسے بھی اِس طرح کے لوگوں کا کوئی دِین ایمان نہیں ہوتا۔

پاکستانی سوچ کا اندازہ کیجئے کہ آن لائن پروگرام میں ایک فون کال آئی جو اندرونِ سندھ سے تھی جس میں فون پر بات کرنے والا شخص یہ کہہ رہا تھا کہ ''ہم نے مسیحیوں کو پاکستان میں پناہ دے رکھی ہے............''۔ اِس پروگرام کی سی ڈی ابھی تک محفوظ ہے۔ ذرا سوچ دیکھئے کہ ہمیں یہاں پر پناہ مِلی ہوئی ہے۔ چنانچہ شازیہ مری نے اُس شخص کی اِصلاح کی اور کہا کہ جناب ہم نے اِنہیں پناہ نہیں دی بلکہ یہ پاکستانی ہیں اور یہاں ہی ہماری طرح پلے بڑھے ہیں۔ شازیہ نے مجھ سے کہا کہ جناب آپ کُچھ کہنا چاہتے ہیں؟ میں نے جواب میں کہا کہ جو کُچھ میں نے کہنا تھا وہ چند الفاظ میں آپ ہی نے کہہ کر میرا حق ادا کر دیا اور یہ کافی ہے لیکن اس طرح کی بات سے اِتنا واضح ہو گیا ہے کہ ہم

مسیحیوں کو کیا سمجھا جا رہا ہے۔

دورانِ پروگرام ایک اور فون کال آیا اور کہا میں پادری نوید **ملک** سے جواب چاہتا ہوں۔سوال یہ تھا کہ جب مسیحیوں کی صلیبیں توڑی جاتیں۔سڑک پر صلیب کا نشان بنا کر اُسے جوتے مارے جاتے اور اُس پر پیشاب کیا جاتا ہے اور حضور المسیح کی تصویروں کو پاؤں تلے روندا جاتا،تورات شریف، زبور شریف اور انجیل شریف کی نقول کو جلایا جاتا اور گرجا گھروں کو آگ لگائی جاتی ہے تو اہلِ کلیسیاء کو اُس وقت کیا کرنا چاہئے؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ کسی مسیحی کا ہی سوال تھا اور اگر میں غلطی نہ کروں تو ڈیفنس ویو کراچی سے کوئی پادری صاحب تھے۔

میرا جواب یہ تھا کہ بھائی بائبل مُقدس کا خُدا یہ فرماتا ہے کہ ”بدلہ لینا میرا کام ہے“۔اگر ہم اِس کا بدلہ لینے کیلئے سامنے آئیں تو اِس کا مطلب ہے کہ جس کا کلام ہے وہ کمزور ہے،وہ خود بدلہ نہیں لے سکتا جس سبب سے میں بدلہ لیتا اور اُس کی مدد کرتا ہوں۔لہٰذا ہمیں بدلہ لینے کی ضرورت نہیں وہ جانیں اور جس کے ساتھ ایسا کرتے ہیں وہ جانے۔ہم اُس کے کام کو اَپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہتے اور نہ ہی اُس کے تخت پر بیٹھنا چاہتے ہیں۔ہمارا کام ایسے لوگوں کیلئے دُعا کرنا اور اُنہیں معاف کرنا ہے۔اگر ہم لڑنے مرنے پر اُتر آتے ہیں تو اِس سے مراد یہ ہوئی کہ میرے خُدا میں کوئی طاقت نہیں۔لہٰذا اُنہیں اَپنا کام کرنے دیں اور خُدا اَپنا کام کرے گا۔لیکن کہتے ہیں کہ ”خُدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی“۔کاش کے ہم خُدا کے اِشارے ہی کو سمجھ جائیں۔کاش کہ ہم ستفنس شہید جیسے بن جائیں جس نے اَپنے خُداوند کی طرح سنگباری کرنے والوں کے حق میں خُداوند کے حضور معافی کی دُعا کی۔

اہلِ کلیسیاء کیلئے پیغام:

دُنیا کے نقشہ پر پاکستان ایک چھوٹا سا نشان ہے اور اگر گوجرہ دیکھا جائے تو شاید نظر بھی نہ آئے۔میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ بہت ہی بُرا ہوا اور ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔جب یہ حادثہ ہوا تو مجھے کئی دِنوں تک ہر روز گوجرہ کے بارے میں موبائل فون پر پیغامات ملتے رہے کہ اِن مظلوموں کے لئے دُعا کریں۔میں نے کئی فون کال بھی کیئے کہ حقیقت معلوم ہو جائے۔میں خود بہت بے چین تھا کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے اور وہ بیچارے مسیحی کیا کر رہے ہوں گے۔مجھے ڈر تھا کہ کہیں یہ درندے ہماری ماؤں بیٹیوں کی عصمت پر نہ ہاتھ ڈالیں۔لیکن معلوم ہوا کہ وہاں کا ایک غیور نوجوان تھا جس کا گھر تین منزلہ تھا اور اُس نے اپنے گھر میں غالباً دوسو سے زائد مسیحی بہنوں کو محفوظ رکھا ہوا تھا اور خود گھر کی چھت پر گن لے کر اُن کی حفاظت کیلئے کھڑا رہا۔

جب میں موبائل فون پر یہ پیغامات پڑھ رہا تھا تو مجھے بھٹائی کالونی کراچی میں گوجرہ کے مسیحی بھائیوں بہنوں کے تعلق سے کیئے گئے دُعائے خیر کے ایک پروگرام میں کلام سُنانے کی دعوت مِلی۔اُس وَقت خُداوند کی طرف سے مجھے ایک خیال مِلا۔یہ خیال خود خُداوند کے دِل کی

آواز تھی اور میں بھی اِس خیال کا اسیر ہو گیا۔ خُداوند نے مجھے یوناہ ۴:۱۱، پر کُچھ کہنے کیلئے کہا۔ اِس آیت میں لکھا ہوا ہے کہ ''کیا مجھے لازم نہ تھا کہ اِتنے بڑے شہرِ نینوہ کا خیال کروں جس میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ ایسے ہیں جو اپنے داہنے اور بائیں ہاتھ میں اِمتیاز نہیں کر سکتے اور بے شمار مویشی ہیں''؟۔

آپ کو پہلے ہی معلوم ہے کہ خُدا یوناہ نبی کو شہرِ نینوہ بھیجنا چاہتا تھا کہ وُہ وہاں جا کر تبلیغ کریں۔ جو پیغام دورانِ تبلیغ پیش کرنا تھا وہ بھی خُدا نے ہی اُنہیں دیا تھا کہ توبہ کرو، وَرنہ خُدا چالیس دِنوں کے بعد شہرِ نینوہ کو برباد کر دیا جائے گا۔ بالآخر جب حضرت یوناہ وہاں پہنچے اور تبلیغ بھی کی اور اِس کے نتیجہ میں لوگ تبدیل ہو کر خُدا کی طرف رجُوع لائے۔ مگر حضرتِ یوناہ اِس سبب سے نہایت ناراض اور ناخوش ہوئے یہاں تک کہ اپنی موت مانگنے لگے۔ خُدا نے فرمایا کہ یوناہ کیا تُو اِس قدر ناراض ہے؟ چنانچہ حضرتِ یوناہ شہر کے باہر جا کر ایک چھپّر بنا کر اُس کے سایہ میں بیٹھ گئے تاکہ شہرِ نینوہ کی بربادی کا حال دیکھیں۔ لیکن خُدا حضرتِ یوناہ کو ایک تجربہ کے ذریعہ سے سکھانا چاہتا ہے۔

خُدا نے کدو کی بیل اُگائی کہ حضرتِ یوناہ پر سایہ کرے جس کے سبب سے آپ بہت خوش ہوئے۔ لیکن دُوسرے دِن صبح خُدا نے ایک کیڑا بھیجا اور اُس نے اُس بیل کو کاٹا کہ وُہ سوکھ گئی۔ اُدھر سورج طلوع ہوتا ہے اور گرم ہوا چلتی ہے کہ حضرتِ یوناہ شِدّتِ گرمی کے سبب سے بہت بیتاب ہو جاتے ہیں کہ یک بار پھر موت کی آرزُو کرتے اور فرماتے ہیں کہ اِس جینے سے مر جانا بہتر ہے۔

خُدا نے جواب دیا کہ تجھے اِس بیل کی وجہ سے اِتنا غم لگ گیا کہ مر جانا چاہتا ہے تو پھر میرے بارے میں کیا خیال ہے کہ ایسا شہر جس میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد اِنسان رہتے ہیں اور بے شمار مویشی، کیا مجھے اِن کی فکر نہیں کرنا چاہئے؟ تُو ایک بیل کی وجہ سے مر جانا چاہتا ہے جس کیلئے تُو نے کوئی محنت نہیں کی لیکن میرے لئے پورا شہرِ نینوہ سُوکھ رہا یعنی مر رہا ہے اور مجھے اِس کی کوئی فکر نہیں کرنا چاہئے؟۔ یہ آیت مجھے بہت ہی پسند ہے۔

خُداوند نے اِس آیت کے ذریعہ مُجھ سے کلام کیا کہ کیا تُم پاکستانی مسیحیوں کو ایک چھوٹے سے ٹکڑے کی تباہی پر اِتنا ہی غم ہے؟ ایسا ٹکڑا جو شاید دُنیا کے نقشہ پر نظر بھی نہیں آ رہا؟ اِتنا بڑا غم کہ آپ پریس کے آگے جا کر مظاہرے کرتے اور ریلیاں نکالتے اور موبائل فون پر پیغامات بھیجتے ہو کہ ہمارے ساتھ یہ ہو گیا؟ اِتنے سارے خِطّے کیلئے تم ریلیف فنڈز کی تنظیمیں بناتے اور بھیک مانگتے ہو جبکہ آدھے سے زیادہ اپنی جیب میں ڈالتے ہو؟ تُم پیغامات بھیجتے ہو کہ اُن کیلئے دُعا کرو لیکن آج تُم یہ سچ بتا ہی دو کہ تُم خود اُن کیلئے کتنی دُعا کرتے ہو؟

مجھے تُم مسیحیوں پر حیرت ہے کہ میرے دِل اور کلیجے پر نگاہ نہیں کرتے ہو کہ پورے پاکستان کیلئے تریسٹھ ۶۳ سال سے میرا دِل رَوتا ہے۔ میں

نے تمہیں پنجاب، سندھ سرحد اور بلوچستان کا نمک کہا لیکن تُم سفید پتھر تو رہے لیکن تُم میں نمکینی نام کی بھی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تمہیں اس دُنیا کا نُور کہا لیکن تُم نُور بننے کے بجائے موبائل لائٹ پر کام چلاتے رہے۔ میں نے تمہیں اس سرزمین کا گواہ بنایا لیکن تُم عدالتوں میں جھوٹی اور بے بنیاد گواہیاں دیتے رہے لیکن میری گواہی دینے میں تمہیں موت پڑتی ہے۔ کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ......

میرا فرمان تھا تُم سے کہ اے اہلِ کلیسا | تُم نُور ہو دُنیا کو منوّر کردو
لیکن لئے ہو تیل کے ہاتھوں میں چراغ | کیسے ممکن ہے فضاؤں کو مسخر کرلو
ساتھ رہنے کا کیا عہد و آگاہ بھی کیا تھا | کہ کُچھ پانے کو ہے کھونا یہ تصور کرلو
کوئی نوید ہو سُننے کو یہ بیتاب ہے دُنیا | اپنے ہر فعل سے یسوع کو منعکس کردو
ہو میرے یہ زمانہ ہے بے رنگ و بُو | اسے انجیل کی خوشبُو سے معطّر کر دو

صد ہا افسوس کہ ہم پاکستانی مسیحیوں نے خُدا کے دِل کو پڑھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ پاکستان کے ۹۸ فیصد سے زائد لوگ مسیح کے بغیر مر رہے اور ڈائریکٹ جہنّم رسید ہو رہے ہیں۔ وہ اہلِ نینوہ کی طرح دائیں اور بائیں میں اِمتیاز نہیں کر سکتے۔ اُن کے پاس ہمیشہ کی زِندگی اور گناہوں کی معافی کی کوئی اُمید نہیں۔ وہ راہ حق اور زِندگی کو نہیں جانتے۔ ہم نے اَپنے گرجوں اور گھروں میں بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ اچھی ٹون سمجھ کر گیت گائے کہ "گھر گھر میں انجیل سُنائیں گے، پیارے یسوع کا نام بتائیں گے...... اسی شیراں دیاں غاراں وچ وڑاں گے......"۔ ہزاروں مواقع ہمیں میسّر آتے ہیں لیکن افسوس کہ ہم اَپنی زبان نہیں کھولتے، وَقت آنے پر شیروں کے سامنے کھڑے ہو کر گواہی دینے کے بجائے ہم ایسا شخص ڈھونڈتے ہیں جو ہماری جگہ سولی چڑھنا پسند کریں۔ واہ واہ، کیا بات ہے۔ یاد رکھیں کہ اَیسا دو رَنگا مسیحی ہونے سے ہمیں برکت نہیں بلکہ لعنت ملتی ہے۔

پاکستان کی سرزمین خُدا کے دِل پر ہے۔ یوحنا ۳:۱۶، سب کو زبانی آتی تو ہے لیکن کیا کبھی یہ بھی کہا کہ خُدا نے پاکستان سے بھی محبت رکھی؟ کیا کبھی ایسی تنظیمیں بنائیں کہ پاکستان کے غیر مسیحی یسوع مسیح کے بارے میں جانیں؟ کیا کبھی اپنے ایمان کی خاطر گواہی دیتے ہوئے ہم سولیوں پر چڑھے بھی؟ تُم گوجرہ کیلئے روتے ہو! میں پورے پاکستان کیلئے روتا ہوں۔ کیا تُم نے بھی کبھی پاکستانیوں کی نجات کیلئے آنسو بہائے؟۔ شمالی علاقہ جات میں جا کر کون کلام سُنائے گا؟ یسوع کی عدالت میں جب ہم کھڑے ہوں گے تو کیا جواب دیں گے۔ کتنے لوگوں کو موبائل پر پیغامات بھیجے کہ آئیں ہم اِس بشارتی تحریک میں شامل ہوں کیونکہ پاکستان میں بے شمار لوگ ابھی مسیح کے بغیر ہیں۔ صرف مسیحیوں کو بتاتے رہنا اور نئی نئی تعلیمات اور مشنوں اور بِدعتوں کے جال بچھانا مناسب نہیں ہے۔

میری دِلی دُعا ہے کہ کاش! ہم خُداوند یسوع مسیح کے دِل کی آواز کو سُن سکیں۔ میرے بھائی و بہن! اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ گواہی دینے کا طریقہ کیا ہے اور غیر مسیحی حضرات و خواتین کے سوالات کے جوابات کیسے دیں اور کونسے الفاظ اِستعمال کریں تو براہِ کرام ہماری ویب سائٹ کو وزٹ کریں۔ آپ کے سوالات کے بیشتر جوابات مل جائینگے اور اگر آپ اَپنے چرچ میں ہمیں اِس موضوع پر کُچھ کہنے کیلئے دعوت بھی دینا چاہتے ہیں تو ہماری ویب سائٹ پر جا کر ہمیں ای میل بھی کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کا کوئی سوال ہو تو ہم ای میل کے ذریعہ اُس کا جواب دینے کیلئے بھی تیار ہیں۔ آپ اِس ویب سائٹ کے بارے جتنے زیادہ لوگوں کو بتا سکتے ہیں بتائیں تا کہ اُن کا فائدہ ہو سکے اور اِس مُلک میں خُدا کی بادشاہی جلد قائم ہو سکے۔

اگر آپ اَپنے سوالات کے جوابات چاہتے ہیں تو اِس ویب سائٹ کو وزٹ کریں، اگر آپ ہماری دیگر کُتب جو انگریزی اور اُردو میں بھی ہیں پڑھنا چاہتے ہیں تو اِس ویب سائٹ کو وزٹ کریں۔ اگر آپ انگریزی اور اُردو میں ہمارے وِڈیو پیغامات سُننا چاہتے ہیں، یا آڈیو پروگرام سُننا چاہتے ہیں جو انگریزی اور اُردُو دونوں میں ہیں تو ہماری وَیب سائٹ کو وزٹ کریں، اگر آپ تصاویر دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہم کیا کرتے ہیں تو بھی اِس ویب سائٹ کو وزٹ کریں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ آپ کی تشنگی کو پورا کرے گی۔ خُداوند آپ کو برکت بخشے اور اَپنے جلال کیلئے اِستعمال فرمائے۔ آمین۔

مسیحا کا خادِم

نوید ملک

www.newlifeinstitute.org

نیا صفحہ

پاسٹر نوید ملک

کی مندرجہ ذیل کتب و سی ڈیز دستیاب ہیں

گردن پہ لہو

عہدِ عتیق کا مختصر جائزہ

مسیحی ایمان سے متعلق اہم سوالات و جوابات

علم التثلیث

کیا بائبل مُقدّس تبدیل ہو گئی؟

حضور المسیح خُدا کا بیٹا

حقیقتِ ولادت المسیح

تسلّی کے مُتلاشی

رُوح اللہ (ترجمہ)

دُور کی نظر

جنت کی ضمانت

سانحہ گوجرہ

عہدِ جدید کی اطلاقی تفسیر (ترجمہ.....۱۳۰۰ صفحات پر مبنی تفسیر)

Authenticity of the Bible (English)

ھماری وڈیو سی ڈیز

علم الکفارہ

صداقتِ بائبل مُقدس

اَپنی حیثیت کو پہچان

فتحمندی کا راز

قُدرتِ کلامِ خُدا

یسوع مسیح خُدا کا حقیقی بیٹا

ابنِ خُدا

نزولِ رُوح القدس

تقدسِ عبادت گاہ و نسلِ نَو

رابطہ کیلئے ہماری ویب سائٹ میں جا کر ای میل لکھیں یا ہمیں فون کریں۔

0334-9255227

وقت کرتا ہے پرورش برسوں

حادثے بے سبب نہیں ہوتے